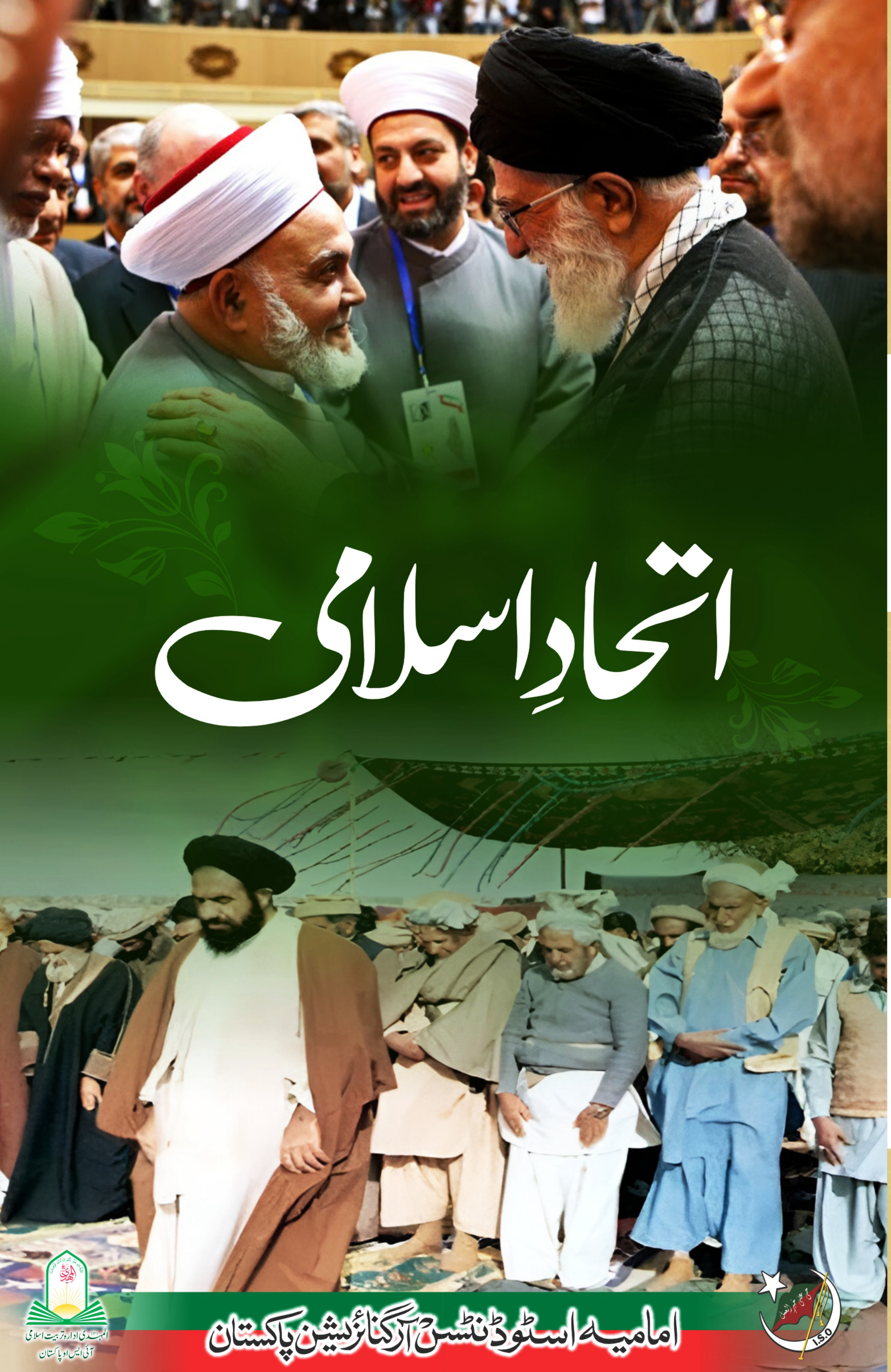

امام خمینیؒ نے اتحادِ اسلامی پر زور دیتے ہوئے
تفرقہ بازی سے پرہیز کرنے کے بارے میں فرمایا:

”تم ہاتھ باندھنے اور کھولنے پر جھگڑ رہے ہو اور
دشمن تمہارے ہاتھ کاٹنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔“

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (حفظہ اللہ) نے فرمایا:

اتحاد ایک اسلامی اور قرآنی اصول ہے، اسلام کی بلندی و سرافرازی کی اصل شرط ہے۔ ایک مقدس شرعی و عقلی فریضہ ہے، تمام اچھے کاموں کیلئے زمین فراہم کرتا ہے۔ ملت اسلامیہ کی کامیابی اور اقتدار کا راز ہے اور اسلام کا سب سے بڑا سیاسی پیغام ہے۔

المہدیؑ ادارۂ تربیت اسلامی
آئی ایس او پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

دعائے امام زمانہؑ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَ

دَلِيْلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَ

تُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلًا

اتحادِ اسلامی

المہدی (عج) ادارۂ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان

فہرست

اتحادِ اسلامی ____ ٦

اہمیت ____ ٦

اسلامی اتحاد و یکجہتی کا مفہوم ____ ٧

امت مسلمہ کا مقام اور توانائیاں ____ ١٠

وحدت اسلامی قرآن کی نگاہ میں ____ ١١

اسلامی اتحاد و یکجہتی کے محور ____ ١٣

١) توحید ____ ١٣

٢) قرآن ____ ١٣

٣) پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ____ ١٤

٤) قبلہ ____ ١٥

٥) اہل بیت پیغمبر علیہم السلام ____ ١٥

٦) حج ____ ١٦

٧) عملی مشترکات ____ ١٧

اسلامی اتحاد و یکجہتی کے ثمرات ____ ١٧

١) مسلمانوں کی فتح و کامرانی اور عزت و وقار ____ ١٧

٢) مشکلات پر غلبہ ____ ١٧

٣) معاشی اور سیاسی قدرت میں اضافہ ____ ١٨

تفرقے کے علل واسباب ______ ۱۹

۱) شیطان ______ ۱۹

۲) جہالت وکج فہمی ______ ۲۰

۳) نسلی تعصب ______ ۲۲

۴) بیرونی واستعماری طاقتیں ______ ۲۲

علماء کا فریضہ، حقائق پر روشنی ڈالنا ______ ۲۳

اختلافی باتوں کو بنیاد نہ بنائیں ______ ۲۴

اتحاد کے علمبردار ______ ۲۴

۱) آیت اللہ العظمی بروجردی اور شیخ محمود شلتوت ______ ۲۴

۲) سید جمال الدین اسدآبادی ______ ۲۵

۳) امام خمینی رضوان اللہ علیہ ______ ۲۶

❁❁❁❁❁

اتحادِ اسلامی

اہمیت

تاریخ شاہد ہے کہ قوموں کے عروج وزوال، ترقی وتنزلی، خوش حالی وفارغ البالی اور بدحالی کے تقدم وتخلف میں اتحاد واتفاق، باہمی اخوت وہمدردی اور آپسی اختلاف وانتشار اور تفرقہ بازی اور باہمی نفرت وعداوت کلیدی رول ادا کرتے ہیں، چنانچہ اقوام وملل کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے اندر جب تک اتحاد واتفاق پایا جاتا رہا تب تک وہ فتح ونصرت اور کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتے رہے اور جوں ہی انہوں نے اتحاد واتفاق کے دامن کو چھوڑ کر اختلاف و انتشار پھیلانا شروع کیا تو ان کو سخت ترین ہزیمت وشکست اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا نیز اتحاد و اتفاق اور اجتماعیت کے فقدان کی وجہ سے ان قوموں کا نام صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا، مولانا حالی نے صحیح فرمایا ہے:

قوم جب اتفاق کھو بیٹھی
اپنی پونجی سے ہاتھ دھو بیٹھی

کسی بھی قوم وملت کے وجود کو برقرار رکھنے کیلئے سب سے ضروری اور اہم چیز ان کی صفوں میں اتحاد واتفاق کا پایا جانا ہے، اتحاد ایک زبردست طاقت وقوت اور ایسا ہتھیار ہے کہ اگر تمام مسلمان متحد ومتفق ہو جائیں تو کوئی دوسری قوم مسلمانوں سے مقابلہ تو دور کی بات آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتی۔ درحالیکہ اتحاد تو کمزور کو طاقتور بنا دیتا ہے، بے سروسامانی کے باوجود قصر باطل کو ہلا دیتا ہے، اتحاد سماج کے کچلے ہوئے افراد کو عزت عطا کرتا ہے، دوسروں کے سامنے سر جھکانے کی ذلت سے نجات دیتا ہے، اتحاد قلت کو کثرت پر فتح دلاتا ہے۔ ولی امر مسلمین آیت اللہ سید علی

خامنہ ای وحدت اسلامی کی اہمیت کی پیش نظر فرماتے ہیں:

''میری آرزو ہے کہ میری زندگی اتحاد بین المسلمین کیلئے گزرے اور میری موت بھی اتحاد بین المسلمین کی راہ میں آئے۔''

(پاکستان کے کچھ علمائے اہل سنت سے ملاقات میں خطاب 1994/01/17)

آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے مختلف مواقع پر بارہا اسلامی مسالک کے درمیان اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ہے اور تفرقہ اور فرقہ واریت کو امت مسلمہ کیلئے زہر قاتل قرار دیا ہے۔ آپ کے بیانات کی روشنی میں جو نکات سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں:

- وحدت ایک اسلامی اور قرآنی اصول ہے، دین مبین اسلام کا بول بالا کرنے کی اصلی شرط وحدت ہے۔
- وحدت ایک شرعی، عقلی اور مقدس فرض ہے۔
- وحدت نیک کاموں کا پیش خیمہ ہے۔
- وحدت امت مسلمہ کے اقتدار اور کامیابی کی چابی ہے۔
- وحدت اسلام کا سب سے بڑا سیاسی پیغام ہے۔
- خداوند متعال کی جانب سے مبعوث ہونے والے تمام انبیاء اور الٰہی رہبران کا بنیادی مقصد دینی حکومت تشکیل دے کر انسانوں کو حقیقی سعادت تک پہنچانا تھا۔ اسلام ایسا دین ہے جس کے پیروکار آپس میں متحد ہو کر عالمی سطح پر ایک اسلامی امت تشکیل دے سکتے ہیں۔

اسلامی اتحاد و یکجہتی کا مفہوم

اتحاد کا معنی و مفہوم بہت آسان اور واضح ہے۔ اس سے مراد ہے مسلمان فرقوں کا باہمی تعاون اور آپس میں ٹکراؤ اور تنازعے سے گریز۔ اتحاد بین المسلمین سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کی نفی نہ

کریں، ایک دوسرے کے خلاف دشمن کی مدد نہ کریں اور نہ آپس میں ایک دوسرے پر ظالمانہ انداز میں تسلط قائم کریں۔

مسلمان قوموں کے درمیان اتحاد کا مفہوم یہ ہے کہ عالم اسلام سے متعلق مسائل کے سلسلے میں ایک ساتھ حرکت کریں، ایک دوسرے کی مدد کریں اور ان قوموں کے درمیان پائے جانے والے ایک دوسرے کے سرمائے اور دولت کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال نہ ہونے دیں۔

اتحاد بین المسلمین کا مطلب مختلف فرقوں کا اپنے مخصوص فقہی اور اعتقادی امور سے اعراض اور روگردانی اور ایک فرقے اور مذہب میں تبدیل ہو جانا نہیں ہے ایسی وحدت ناممکن ہے، داعیان وحدت کی بھی یہ مراد نہیں ہے۔ وحدت کا معنی ایک دوسرے کے اختلاف کو نظر انداز کر دینا اور شیعہ کا سنی یا سنی کا شیعہ ہو جانا نہیں ہے۔ (اگرچہ بعض اتحاد مسلمین کہ مخالفین نے وحدت اسلامی کے غیر منطقی اور غیر عملی مفہوم کو پیش کیا ہے تاکہ مرحلے اول میں ہی یہ اتحاد وجود میں نہ آسکے۔ انہوں نے وحدت اسلامی کا یہ معنی پیش کیا ہے کہ تمام فرق اسلامی میں سے ایک کو انتخاب کرلیں اور بقیہ کو چھوڑ دیں یا تمام فرق اسلامی کی مشترکات کو لے لیں اور مفترقات یا مختصات مذاہب کو چھوڑ دیں اور اس طرح پہلے سے موجود مذاہب کے مقابلے میں ایک نیا مشترکہ مذہب وجود میں آجائے۔ وحدت اسلامی سے مراد قطعا وحدت مذہب نہیں ہے بلکہ اتحاد بین مسلمین ہیں) بلکہ اسلامی اتحاد کا مفہوم، مسلمانوں کی یکجہتی اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا مذہبی اختلافات کے باوجود اسلام اور غیروں اور دشمنوں کے خلاف اتحاد ہے۔

اہل سنت کے مایہ ناز عالم دین مولانا اسحاق مدنی فرماتے ہیں: میں شیعہ سنی بحث ومباحثہ کا مخالف نہیں ہوں لیکن میرا یہ نظریہ ہے کہ بزرگ علما کی موجودگی میں پوری ہمدردی کے ساتھ گفتگو ہونا چاہیے۔ اس دور میں ہمیں شیعہ سنی جھگڑے سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے اور تکفیری ٹولیوں کی چالوں کا جواب دینا چاہیے جب یہ مشکل حل ہوگی تب دوسرے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

شیعہ اور سنی کے اتحاد کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ دونوں مذاہب میں بہت سی مشترکات ہونے کی وجہ سے دونوں گروہوں کو ان مشترکات کی بنیاد پر ایک دوسرے سے رجوع کرنا چاہیے اور اسلام کے تحفظ اور ترقی کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے؛ کیونکہ دونوں کا دشمن ایک ہے۔ اسلام کے دشمن فی الواقع دونوں مذاہب کے دشمن ہیں۔ ان دشمنوں کے خلاف اور انہیں اختلافات کو غلط استعمال کرنے سے روکنے کے لیے، انہیں اپنے مشترکات پر بھروسہ کرنا چاہیے، تا کہ وہ اسلام کے دشمنوں سے، (جو شیعہ اور سنی کے مشترکہ دشمن ہیں) اپنا دفاع کر سکیں۔

معاویہ بن وہب کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: ہم (یعنی شیعوں) کو دوسروں (سنیوں) کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہیے؟ ان کے بارے میں ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ امام نے فرمایا: دیکھو تمہارے ائمہ کا برتاؤ کیسا ہے، اپنے ائمہ کی طرح پیش آؤ۔ خدا کی قسم، تمہارے امام انکے مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، ان کے جنازوں میں شرکت کرتے ہیں، ان کی بارے میں گواہی دیتے ہیں۔

شہید مطہری اتحاد اسلامی کے بارے میں فرماتے ہیں: مسلمانوں کے لیے اسلامی اتحاد کی خاطر اپنے مذہبی اصولوں یا فروعات کو نظر انداز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ مسلمان آپس میں اختلافی اصولوں اور فروعات کے بارے میں بحث و مباحثہ نہ کریں اور نہ ہی کتابیں لکھیں۔ بلکہ اسلامی اتحاد کا تقاضا صرف یہ ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کی تذلیل نہ کریں، ایک دوسرے پر تہمت نہ لگائیں، جھوٹ نہ بولیں، مذاق نہ اڑائیں، گالم گلوچ نہ کریں اور ایک دوسرے کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں تا کہ ان کے درمیان بغض و عناد پیدا نہ ہو اور منطق و استدلال کی حدود سے باہر نہ جائیں اور حقیقت میں کم از کم ان حدود کا خیال رکھیں جو اسلام نے غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینے میں ضروری سمجھی ہیں:

ولی امر مسلمین امام خامنہ ای کی نظر میں اتحاد بین المسلمین ایک عارضی اور اسٹریٹجک مسئلہ

نہیں بلکہ اسلامی اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔آپ اس بارے میں فرماتے ہیں:

''ہمیں وحدت کو ایک حربے کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ یہ ایک اسلامی اصول ہے۔''

(افغانستان کے عبوری صدر جمہوریہ اور افغانستانی مجاہدین کے قائدین سے ملاقات میں خطاب 03/10/1989)

رہبر معظم انقلاب کے اس بیان سے نہ صرف اتحاد بین المسلمین کی حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے بلکہ یہ ایسے حلقوں کا جواب بھی ہے جو شیعہ سنی وحدت کو محض ایک حربے کے طور پر دیکھتے ہیں یا اسے صرف ایک اسٹریٹجک مسئلہ قرار دیتے ہیں۔لہٰذا امام خامنہ ای کی نظر میں وحدت، دین مبین اسلام کے بنیادی واجبات میں سے ایک ہے۔اس بارے میں آپ فرماتے ہیں:

''میں اسلامی مسالک میں تقریب کو اسلامی نظام کے اہداف کیلئے واجب اور ضروری سمجھتا ہوں۔''

نیز فرماتے ہیں:

''اتحاد بین المسلمین سو دلائل کی بنا پر واجب اور سو دلائل کی بنا پر ممکن ہے۔''

(حج کے ملازمین سے ملاقات میں خطاب 04/03/1998)

رہبر معظم انقلاب آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے وحدت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں۔ان میں دشمن کے مقابلے میں باہمی یکجہتی، مشترکہ امور پر توجہ مرکوز کرنا، اسلامی مسالک کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا اور آپس میں ٹکراو سے پرہیز کرنا، بھائی چارے کا احساس، تنازعات سے بچنا، دشمن کے مقابلے میں سیاسی اور جذباتی ہم آہنگی شامل ہیں۔

امت مسلمہ کا مقام اور توانائیاں

ہمدلی اور باہمی اخوت کے جذبے سے سرشار یہ قومیں جو سیاہ فام، سفید فام اور زرد فام نسلوں پر مشتمل ہیں اور جو درجنوں مختلف زبانوں سے تعلق رکھتی ہیں، سب کی سب خود کو عظیم امت مسلمہ کا جز جانتی اور اس پر فخر کرتی ہیں۔سب ہر دن ایک ہی مرکز کی سمت رخ کر کے بیک آواز اللہ تعالی

سے راز و نیاز کرتی ہیں، سب کو ایک ہی آسمانی کتاب سے درس والہام ملتا ہے۔

یہ عظیم مجموعہ جس کا نام مسلم امہ ہے بے حد قیمتی ثقافت اور باعظمت میراث کے ساتھ اور بے مثال درخشندگی اور بارآوری کے ساتھ، تنوع اور رنگارنگی کے باوجود بڑی حیرت انگیز یکسانیت اور یگانگت سے بہرہ مند ہے۔

امت مسلمہ کے پاس اپنے وجود اور اپنے حقوق کے دفاع کے تمام وسائل موجود ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی بہت بڑی ہے۔ ان کے پاس عظیم قدرتی دولت ہے۔ ان میں نمایاں ہستیاں اور روحانی سرمائے سے مالا مال شخصیات ہیں جو لوگوں میں توسیع پسندوں کے سامنے ڈٹ جانے کا حوصلہ وجذبہ پیدا کرتی ہیں۔ مسلمانوں کے پاس قدیم تہذیب وتمدن ہے جو دنیا میں کم نظیر ہے، ان کے پاس لامحدود وسائل ہیں، بنابریں صلاحیت کے اعتبار سے مسلمان اپنے دفاع پر قادر ہیں۔ عالم اسلام کو آج اپنی عزت و وقار کے لئے قدم بڑھانا چاہئے، اپنی خودمختاری کے لئے مجاہدت کرنا چاہئے، اپنے علمی ارتقاء اور روحانی طاقت وتوانائی یعنی دین سے تمسک، اللہ کی ذات پر توکل اور نصرت پروردگار پر یقین رکھنا چاہیے۔ یہ حتمی وعدہ الٰہی ہے کہ

وَلَيَنصُرَنَّ اللّٰهُ مَن يَنصُرُهُ

''اللہ اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی نصرت کرے گا۔'' (سورہ حج، 40)

اس وعدے پر یقین کامل کے ساتھ میدان عمل میں قدم رکھیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالی کے لئے اور عالم اسلام کے اتحاد کی راہ میں انجام پائے۔ اس سے قوموں کو بھی فائدہ پہنچے گا اور اسلامی حکومتوں کو بھی ثمرہ حاصل ہوگا۔

وحدت اسلامی قرآن کی نگاہ میں

قرآن مجید نے بار بار بنی نوع انسانی کو خصوصاً مسلمانوں کو، اپنی تلاوت کرنے والوں کو

اتحاد کی طرف دعوت دی ہے کبھی ارشاد ہوتا ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ پیدا نہ کرو۔''

(سورہ آل عمران، ۱۰۳)

اور کبھی سارے مسلمانوں کو صلح و آشتی کے ساتھ رہنے کی تاکید کی:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ

''تقویٰ الٰہی اختیار کرو اور آپس میں صلح و بھائی چارگی کا برتاؤ کرو۔'' (سورہ انفال،۱)

نیز ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ

''اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا، مشرکین کو وہ بات ناگوار گزری ہے جس کی طرف آپ انہیں دعوت دیتے ہیں۔'' (سورہ شوریٰ 13)

یہ آیت مذہبی اختلافات یعنی فرقوں میں بٹنے اور مذاہب کے وجود میں آنے کو رد کرتی ہے، کیونکہ اس قسم کے اختلافات کسی بھی دوسری قسم سے زیادہ خطرناک ہیں۔

نیز ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا

''اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو۔'' (سورہ حجرات 9)

اور کبھی تفرقہ کے نقصانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے خبردار کرتا ہے:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

''خبردار آپس میں لڑائی جھگڑے سے دور رہنا ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری بنی ہوئی یہ ہوا اکھڑ جائے گی تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا۔'' (سورہ، انفال ۴۶)

اسلامی اتحاد و یکجہتی کے محور

۱) توحید

جب یکتا پرست معاشرے میں کہ جس کی نظر میں عالم ہستی کا موجد و مالک، عالم وجود کا سلطان اور وہ حی و قیوم و قاہر کہ دنیا کی تمام اشیاء اور ہر جنبش جس کے ارادے اور جس کی قدرت کی مرہون منت ہے، واحد و یکتا ہے تو پھر (اس معاشرے کے انسان) خواہ سیاہ فام ہوں، سفید فام ہوں یا دیگر رنگ والے اور مختلف نسلوں یا تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے ہوں ایک دوسرے سے مربوط اور جڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ سب اس خدا سے وابستہ ہیں۔ ایک ہی مرکز سے جڑے ہوئے ہیں اور ایک ہی جگہ سے نصرت و مدد حاصل کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ توحید کا لازمی وفطری نتیجہ ہے۔ اس نقطہ نظر کی رو سے صرف انسان ہی ایک دوسرے سے منسلک اور وابستہ نہیں ہیں بلکہ دنیا کے تمام اجزاء و اشیاء، حیوانات و جمادات، آسمان و زمین، غرضیکہ ہر چیز ایک دوسرے سے وابستہ اور جڑی ہوئی ہے اور ان سب کا بھی انسانوں سے رشتہ و ناطہ ہے۔ بنابریں وہ تمام چیزیں جو انسان دیکھتا اور محسوس کرتا اور جس کا ادراک کرتا ہے وہ ایک مجموعہ، ایک ہی افق اور ایک دنیا ہے جو ایک پرامن اور محفوظ دائرے میں سمائی ہوئی ہے۔

۲) قرآن

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن اللہ کی مقدس کتاب ہے۔

تمام مسلمان اس سے عشق اور محبت کرتے ہیں اسی کی تلاوت کرتے ہیں اس کے احترام کو واجب سمجھتے ہیں اور اس کی حرمت کے لیے اپنی جان قربان کر دینے کے لیے تیار ہیں۔

اسی سے ہمیں اپنا آئین اور دستور زندگی لینا چاہیے۔

قرآن کریم نے مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی ہے۔ قرآن نے مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے اتحاد و یکجہتی کو گنوایا تو ان کی عزت و آبرو، شناخت و تشخص اور طاقت و توانائی سب کچھ مٹ جائے گا۔

قرآن میں خطاب یا ایھا الذین آمنوا (اے ایمان لانے والو!) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یا ایھا الذین تشیعوا (اے اہل تشیع) یا یا ایھا الذین تسننوا (اے اہل تسنن) کہہ کر مخاطب نہیں کیا جاتا ہے۔ خطاب تمام اہل ایمان سے کیا جاتا ہے۔ کس چیز پر ایمان رکھنے والے؟ قرآن پر ایمان رکھنے والے، اسلام پر ایمان رکھنے والے، پیغمبر پر ایمان رکھنے والے۔ اگرچہ ہر شخص کا اپنا الگ عقیدہ بھی ہے جو دوسرے افراد سے مختلف ہے۔

۳) پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی مکرم و رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مقدس اہم ترین محور اتحاد ہے۔ عالم اسلام اس نقطے پر آ کر ایک دوسرے سے منسلک ہو سکتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو تمام مسلمانوں کے جذبات کا سنگم ہے۔ یہ عالم اسلام کے عشق و محبت کا قبلہ ہے۔ آپ دیکھئے کہ صیہونیوں کے ہاتھوں بکے ہوئے قلم اسی مرکز کو نشانہ بنا رہے ہیں اور اس کی توہین کر رہے ہیں تا کہ امت مسلمہ کی توہین اور عالم اسلام کی تحقیر رفتہ رفتہ ایک عام بات بن جائے۔ یہ بنیادی نقطہ ہے۔ سیاستداں حضرات، علمی شخصیات، مصنفین، شعرا، ہمارے فن کار اس (اتحاد کے) نقطہ پر توجہ دیں اور اسی نعرے کو وسیلہ بنا کر مسلمان خود کو ایک دوسرے کے نزدیک لائیں۔ اختلافی باتوں میں نہ الجھیں، ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشیاں نہ کریں، ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے صادر نہ کریں، ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج نہ کریں۔ مسلم امہ کے قلوب ذکر پیغمبر اسلام اور

عشق رسول اعظم سے تازگی پاتے ہیں، ہم سب کے سب اس عظیم ہستی کے پروانے اور عاشق ہیں۔

۴) قبلہ

جو عوامل، اتحاد کا محور قرار پا سکتے ہیں اور جن پر تمام مسلمان اتفاق رائے قائم کر سکتے ہیں ان میں ایک وحدت قبلہ ہے۔ سب ایک ہی قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں، اسی کے گرد طواف کرتے ہیں اور اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ اس وجہ سے یہ بھی ایک محور وحدت بن سکتا ہے۔

۵) اہل بیت پیغمبر علیہم السلام

اہل بیت پیغمبر علیہم السلام کی اتباع اور پیروی بھی محور اتحاد وحدت بن سکتی ہے۔ چونکہ اہل بیت پیغمبر سے تمام مسلمانوں کو عقیدت ہے۔

عالم اسلام اہل بیت سے متعلق دو باتوں کو اپنے اتحاد و اتفاق کا محور قرار دے سکتا ہے۔

1) محبت جو قلبی اور اعتقادی معاملہ ہے اور تمام مسلمانوں کو اہل بیت اطہار علیہم السلام سے محبت و مودت رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور سب نے اسے قبول بھی کیا ہے۔ بنابریں یہ وہ نقطہ ہے جو تمام مسلمانوں کے احساسات و جذبات کا محور قرار پا سکتا ہے۔

2) دین کی تعلیم اور معارف و احکام الٰہی کے معاملے میں قرآن کا شریک کار ہونا جس کی جانب حدیث ثقلین میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس حدیث کو شیعہ سنی اور دوسرے بہت سے اسلامی فرقے نقل کرتے ہیں۔

خصوصا تاریخ بشریت کی عظیم ہستی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام محور اتحاد اسلامی بننے کی صلاحیت رکھتی ہے کہ جن سے محبت، عقیدت، عشق و الفت نہ سنیوں سے مختص ہے اور نہ ہی مسلمانوں تک محدود ہے۔ یہ تو وہ چیز ہے جس میں دنیا کے تمام حریت پسند اور آزاد منش انسان مسلمانوں کے ساتھ شریک ہیں۔ ایسی شخصیات جو مسلمان بھی نہیں ہیں اس چہرہ تابناک اور اس خورشید عالم تاب کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول نچھاور کرتی ہیں۔ لہٰذا یہ بڑی غلط بات ہوگی کہ عالم اسلام میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ذات کو اختلاف کا موضوع بنا دیا جائے۔ یہ وہ باعظمت ذات ہے جس سے تمام مسلمانوں اور تمام اسلامی فرقوں کو دل و جان سے پیار اور عقیدت ہے۔ اس عقیدت و محبت کی وجہ آپ کی وہ اعلیٰ صفات و خصوصیات ہیں کہ ہر باشعور انسان جن کی عظمت کو سلام کرتا ہے۔ تو نقطہ اشتراک اور نقطہ اجتماع یہ ذات ہے۔

۶) حج

حج وحدت امت کا بہترین محور و مظہر ہے۔ جو تمام مسلمانوں کو ایک الٰہی پلیٹ فارم پر متحد کر دیتا ہے، پوری دنیا کے مسلمان ان کا تعلق مشرق سے ہو یا مغرب سے ہو، وہ عازم مکہ ہوتے ہیں، خانہ خدا کی طرف امڈ آتے ہیں، جہاں اللہ تعالیٰ نے تمام دنیاوی امتیازات کو ختم کر دیا ہے، لباس جو الگ تشخص کی علامت ہے، حکم دیا اپنے جداگانہ لباسوں کو اتار دو، فقط سفید رنگ کی دو چادریں زیب تن ہوں، سب لوگ لباس واحد پہن کر خدائی رنگ کو اختیار کرتے ہیں، سب عربی میں تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) پڑھتے ہیں تمام لوگ سارے اختلافات بھلا کر ایک ملت میں گم ہو کر فقط رضائے الٰہی کے حصول میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ''کہ اللہ نے حج کو دین کی تقویت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔''

(نہج البلاغہ، کلمات قصار، نمبر ۲۵۲)

۷) عملی مشترکات

تمام مسلمان سال کے ایک مخصوص مہینے (ماہ مبارک رمضان) میں روزہ رکھتے ہیں۔ یکم شوال کو عید فطر اور دس ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔ مناسک حج انجام دیتے ہیں، دن رات میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔۔۔ یہ تمام چیزیں محور و عامل وحدت بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

اسلامی اتحاد و یکجہتی کے ثمرات

۱) مسلمانوں کی فتح و کامرانی اور عزت و وقار

مسلمان قوموں کو چاہئے کہ اپنی طاقت و توانائی کو جو درحقیقت ان کے ایمان اور اسلامی ممالک کے باہمی اتحاد کی طاقت ہے، پہچانیں اور اس پر تکیہ کریں۔ اسلامی ممالک اگر ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں تو ایک ایسی طاقت معرض وجود میں آجائے گی کہ دشمن اس کے سامنے کھڑے ہونے کی جرائت نہیں کر پائے گا اور ان ملکوں سے تحکمانہ انداز میں بات نہیں کر سکے گا۔ اگر مسلمان ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیں اور اپنے اندر اپنائیت کا جذبہ پیدا کرلیں، ان کے عقائد میں اختلاف ہو تب بھی وہ دشمن کے آلہ کار نہ بنیں تو عالم اسلام کی سربلندی بالکل یقینی ہوگی۔

۲) مشکلات پر غلبہ

اگر مسلمان متحد ہو جائیں، ان میں بیداری آجائے، اور وہ اپنی طاقت سے آشنا ہو جائیں، اور انہیں یقین ہو جائے کہ موجودہ صورت حال کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اور اپنی سرنوشت اور اپنے مستقبل کے امور کو اپنے ہاتھ میں لیا جا سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ عالم اسلام کی مشکلات کا خاتمہ نہ

ہو۔اس وقت سب سے بنیادی چیز یہی ہے۔نہ التماس وخوش آمد، نہ سر جھکانا، ان میں سے کوئی بھی مسلمانوں کی نجات کا راستہ اوران کی مشکلات کا حل نہیں ہے۔راہ حل بس ایک ہے اور وہ ہے اتحاد بین المسلمین، اسلام، اسلامی اصولوں اوراسلامی اقدار پر ثابت قدمی، دباؤاور مخالفتوں کا مقابلہ اور دراز مدت میں دشمن پر عرصہ حیات تنگ کر دینا۔

۳) معاشی اور سیاسی قدرت میں اضافہ

اسلامی ممالک کے درمیان مفادات کا ٹکراؤ نہیں ہے۔ایک اسلامی اتحاد اور ایک اسلامی بلاک سب کے لئے مفید اور اچھا ہے، کسی مخصوص گروہ کے لئے نہیں۔ عالم اسلام کے بڑے ممالک بھی اسلامی بلاک اور اتحاد سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ چیز سب کے فائدے میں ہے۔ بلاشبہ اگر بوسنیا کے مسلمانوں کو عالم اسلام کی حمایت حاصل نہ ہوتی تو آج یورپ میں بوسنیائی مسلمانوں کا کوئی نام ونشان نہ ہوتا، ان کا صفایا ہو چکا ہوتا۔

موجودہ حالات میں عالم اسلام کے مغربی ترین علاقوں یعنی مغربی افریقہ سے لیکر عالم اسلام کے مشرقی ترین خطوں یعنی مشرقی ایشیا تک کا علاقہ مسلمان نشین علاقہ ہے۔ دنیا کے اہم ترین علاقے مسلمانوں کے پاس ہیں۔اس کا ایک حصہ تو یہی خلیج فارس ہے، اس علاقے کے قدرتی ذخائر سے اپنی جھولی بھر کر لے جانے کے لئے پوری دنیا صف باندھے کھڑی ہے۔ پوری دنیا کو اس خطے کے تیل کی احتیاج ہے۔اگر مسلمان آپس میں متحدہ جائیں تو عالم اسلام کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے بارہا وحدت کے اہداف ومقاصد اور نتائج پر روشنی ڈالی ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- جدید اسلامی تہذیب وتمدن کی بنیادیں استوار ہونا۔

- دشمن کے سیاسی اوراقتصادی تسلط سے آزادی حاصل ہونا۔
- عالمی استکبار کے تسلط سے امت مسلمہ کی آزادی۔
- وحدت کے ذریعے اسلام کی حکمفر مائی کا زمینہ فراہم ہونا۔
- استکباری طاقتوں کے سامنے مسلمان حکومتوں اوراقوام کا مرعوب اور خوفزدہ نہ ہونا۔
- امت واحدہ اسلامی کی تشکیل۔
- اسلامی اقدار کا عالمی سطح پر پھیل جانااور عالمی سطح پر مسلمانوں کا موثر کردارادا کرنے کے قابل ہوجانا۔
- امت مسلمہ کی تحریک کا کامیابی کی جانب گامزن ہونا۔
- اسلام اورامت مسلمہ کو درپیش مختلف محاذوں پر وحدت کا مددگار ثابت ہونا۔

تفرقے کے علل واسباب

امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: جولوگ شیعہ اورسنی کے درمیان اختلافات کو ہوا دیتے ہیں، وہ نہ تو شیعہ ہیں اور نہ ہی سنی بلکہ یا تو وہ نادان ہیں یا دشمن کے آلہ کار ہیں۔مسلمانوں میں تفرقے کے مختلف اندرونی وبیرونی عوامل ہیں جن سے اجتناب ضروری ہے۔

۱) شیطان

جہاں بھی مومنین اور اللہ تعالی کے صالح بندوں کے درمیان اختلاف نظر آرہا ہے وہاں یقینا شیطان اور دشمن خدا کا عمل دخل ہے۔ جہاں بھی آپ کو اختلاف نظر آئے، آپ غور کریں تو آپ کو بڑی آسانی سے شیطان بھی نظر آجائے گا۔ یا پھر وہ شیطان، جو ہمارے نفس کے اندر موجود ہے جسے نفس امارہ کہتے ہیں اور جو سب سے خطرناک شیطان ہے، ہمیں دکھائی دے گا۔ بنابریں ہر اختلاف کے پس پردہ یا تو ہماری انانیت، جاہ طلبی اور مفاد پرستی ہے اور یا پھر خارجی اور ظاہری

شیطان یعنی دشمن، سامراج اور ظالم طاقتوں کا ہاتھ کارفرما ہے۔

ولی امر مسلمین امام خامنہ ای نے امت مسلمہ میں اختلاف اور تفرقہ ڈالنے والے مختلف اسباب کا بھی بارہا ذکر کیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ اسباب دو قسم کے ہیں؛ ایک اندرونی اور دوسرے بیرونی۔ آپ کی نظر میں مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہونے کا سب سے اہم اور بنیادی، اندرونی سبب ''شیطان کی پیروی'' ہے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں: ''اسلامی دنیا ایک خدا، ایک رسول اور ایک قرآن کے پیرو ہیں۔ لیکن شیطان مسلمانوں کے ذہن اور دلوں میں اپنے وسوسوں کے ذریعے انہی چیزوں کو فرقہ واریت اور اختلافات کا سرچشمہ بنا دیتا ہے جو درحقیقت اتحاد اور وحدت کا سرچشمہ ہیں۔''

۲) جہالت و کج فہمی

اگر آپ امت اسلامیہ کو تفرقے کا شکار دیکھ رہے ہیں تو اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو صحیح طور پر اس کا ادراک نہیں ہے کہ اتحاد بھی دین کا جز ہے۔ ہماری غفلتیں، کج فہمیاں اور تعصّبات تفرقے کا اہم اندرونی سبب ہے۔ رہبر معظم انقلاب فرماتے ہیں:

''بعض جہالتیں، بعض تعصّبات، بعض جذبات اور بعض ناسمجھ افراد بھی مذہبی اختلافات کا باعث بنتے ہیں۔''

اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق چیئرمین ڈاکٹر محمد خالد مسعود کا کہنا ہے: جب 1980 میں فرقہ واریت نے سر اٹھایا تو کونسل نے ملی اور دینی یکجہتی کے مسائل پر غور کرتے ہوئے اسلامی معاشرت کے خدوخال واضح کیے۔ بدقسمتی سے فرقہ واریت کا مسئلہ گمبھیر ہوتا گیا۔ 1990 کی دہائی میں اس نے تشدد اور انتہاپسندی کی شکل اختیار کر لی تو کونسل نے 2005 میں اس مسئلے پر کام شروع کیا دہشت گردی اور انتہاپسندی کے موضوع پر دو نظریاتی رپورٹوں میں یہ بات سامنے آئی

کہ مسلک پرستی اور مسلکی منافرت کی بڑی وجہ مختلف دینی مسالک سے عدم واقفیت اور اس لاعلمی کی بنیاد پر مبنی تعصّبات ہیں۔ (پاکستان کے دینی مسالک، تحقیق وتالیف ثاقب اکبر، ص 3)

واقعاً آج بعض مکاتب فکر میں جو تنگ نظری دکھائی دیتی ہے۔ اور اپنے علاوہ پورے عالم اسلام کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ دوسرے فرقوں کے واقعی عقائد ونظریات سے ناآگاہی ہے چونکہ ہمیشہ ان کے نظریات کو متعصب افراد سے لیا گیا ہے جس کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کا حل یہ ہی کہ کسی بھی فرقے کے عقائد اس فرقے کے معتدل علماء یا ان کے معتبر متون سے لیا جائے۔

مولانا محمد اسحاق مدنی، انتہا پسندی کے علل واسباب کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: انتہا پسند لوگ اپنے طور پر اسلامی تعلیمات کی تفسیر کرتے ہیں اور بالکل واضح اور سادہ مسائل کو الجھا کر اپنے مقاصد کے تحت بیان کرتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں عام طور پر یوں ہوتا ہے کہ کسی ایک مسلک کے خطیب یا عالم اپنی تقریر یا تحریر میں دوسرے مسلک یا مسالک کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہیں کسی کے عقائد نظریات کیا ہیں کسی بھی مسلک کے عقائد ونظریات کیا ہیں انہیں بیان کرنے کا حق اصولی طور پر اسی مسلک کے نمائندہ اور معتبر علماء کو پہنچتا ہے کبھی تو یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک مسلک کے صاحب دوسرے کے بارے میں ایک رائے کا اظہار کرتے ہیں جبکہ اس مسلک کے عالم اپنی طرف اس نسبت کو درست قرار نہیں دیتے اس کے باوجود پہلے صاحب کا اصرار ہوتا ہے کہ نہیں آپ کا یہی عقیدہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں یہ روش غیر علمی بھی ہے اور غیر عقلی بھی اس سے غلط فہمیاں اور نفرتیں جنم لیتی ہیں ایک ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کے لیے ہر ایک کے بارے میں درست آگاہی ضروری ہے۔

اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسلامی نظریاتی کونسل نے 2005 میں یہ منصوبہ تشکیل

دیا کہ پاکستان میں موجودہ دینی مسالک کا ایک تعارف شائع کیا جائے جو ان مسالک کی معتمد کتابوں اور ان کے معتبر علماء کی آراء پر مبنی ہو۔غیر متوقع طور پر اس منصوبے کی تکمیل میں بہت سی مشکلات پیش آئیں۔۔۔بالاخر 2009 کے اواخر میں جناب ثاقب اکبر نے اس منصوبے کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ انہوں نے اسے باحسن وخوبی سرانجام دیا ہے۔ جسکا نتیجہ ایک کتاب (پاکستان کے دینی مسالک، تحقیق وتالیف ثاقب اکبر) کی صورت میں ظاہر ہوا۔

۳) نسلی تعصب

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مسلمان قوموں کے درمیان قومی، لسانی، علاقائی اور اسی جیسے دوسرے پہلوؤں پر زور دیا جاتا ہے۔ بالکل واضح ہے کہ یہ حالت امت اسلامیہ کے ایک دوسرے سے الگ ہونے کے عمل کی شروعات کی علامت ہے۔جیسے ہماری قوم کو پنجابی سندھی بلوچی اور پٹھان میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۴) بیرونی واستعماری طاقتیں

امت مسلمہ میں اختلافات کا سب سے بڑا بیرونی سبب عالمی استعمار ہے۔ عالمی استعماری طاقتوں نے ہمیشہ سے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اور اختلافات ڈالنے کی پالیسی اختیار کی ہے۔اسی طرح اسلامی دنیا میں استعماری طاقتوں کے بعض کٹھ پتلی حکمران بھی چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے مذہبی فرقہ واریت کی آگ کو ہوا دیتے رہتے ہیں۔اس بارے میں آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای فرماتے ہیں: ''بعض اسلامی سرزمینیں ایسی ہیں جن پر استکباری طاقتیں قابض ہیں جبکہ کچھ مسلمان حکمران بھی مسلمانوں کے درمیان مذہبی فرقہ واریت کو ہوا دینے میں مصروف ہیں۔ یہ ایسی تلخ حقیقت ہے جسے دیکھ کر ہر غیرت منداور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں مخلص مسلمان کا دل جل اٹھتا ہے۔''

اب وہ دور ہے کہ جس میں امت اسلامیہ کوخواہ وہ سیاسی شخصیات ہوں، علمی ہستیاں ہوں یا دینی عمائدین اور یا پھر عوامی طبقات سب کو ہمیشہ سے زیادہ ہوشیار رہنا چاہیئے، دشمن کے حربوں کو پہچاننا اوراس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ان کا موثر ترین حربہ اختلاف کی آگ بھڑکانا ہے۔وہ پیسے خرچ کرکے اور مربوط سازشوں کے ذریعے اس کوشش میں ہیں کہ مسلمانوں کوآپسی اختلافات میں الجھائے رکھیں اور ہماری غفلتوں، کج فہمیوں اورتعصب کواستعمال کرکے ہمیں ایک دوسرے کی نابودی پر مامور کردیں۔

علماء کا فریضہ، حقائق پر روشنی ڈالنا

علمائے اسلام آگے بڑھیں اوراسلامی اتحادکوعملی جامہ پہنائیں اورایک ایسا منشور تیارکریں جس کی تائیداور جسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش عالم اسلام کے تمام روشن خیال حضرات، تمام سرکردہ اورمخلص سیاسی شخصیات کریں تاکہ کسی مسلمان کی یہ جرئت نہ ہوکہ کسی اور مسلک سے تعلق رکھنے والے کلمہ گوکوکافر قرار دے۔

مسلمان بھائی خواہ وہ ایران میں ہوں یا عراق میں، پاکستان میں ہوں، یا لبنان میں یا دنیا کے دیگر علاقوں میں آباد ہوں، ان کا تعلق کسی بھی مسلک وفرقے سے ہو، سب یہ بات جانتے ہیں کہ حقیقی علمائے اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے خون سے اپنا ہاتھ رنگین کرنا نا قابل بخشش گناہ ہے کچھ لوگ اسلام کی پیروی کے نام پراوراسلام کی پابندی کے نام پر اپنے ہاتھ اپنے مسلمان بھائی کے خون سے آلودہ کر لیتے ہیں، یہ تو دائرہ اسلام سے نکل جانے والا اقدام ہے۔ مسلکی اختلاف اپنی جگہ۔شیعہ، شیعہ ہےاورسنی، سنی ہے۔اہل تشیع اوراہل تسنن کے مابین فکری اور عقیدتی اختلافات ہیں لیکن پھر بھی یہ سارے کے سارے لوگ لاالہ الا اللہ ومحمد رسول اللہ کے پرچم تلے برادرانہ جذبے کے ساتھ جمع ہوں اور دشمنان اسلام اور دشمنان امت اسلامیہ کے

مقابلے میں پامردی کا مظاہرہ کریں۔

اختلافی باتوں کو بنیاد نہ بنائیں

حقیقی اسلام اور وہ اسلام جس کی بنیاد پر اسلامی نظام کی تشکیل عمل میں آئی ہے اس کا نعرہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو عقائد اور مذہبی بنیادوں میں اختلافات کے باوجود متحد رہنا چاہئے، مشترکہ نکات کو بنیاد بنانا چاہئے، ایک دوسرے کے جذبات کو مجروح کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس طرز فکر والی یہ دینی فضا جس میں آزادی، انصاف، جمہوریت اور پورے عالم اسلام اور امت اسلامیہ کے درمیان اتحاد کی تقویت کی راہ ہموار ہو، ہماری سعی و کوشش کے شعبوں میں سے ایک ہے، ہمیں اس میدان میں مجاہدت کرنا چاہئے۔

شیعہ اور سنی حضرات اپنے اختلافات کو اپنے تک محدود رکھیں، عالمی برادری کی سطح پر اور منظر عام پر اختلافات کا دکھاوا کرنے سے گریز کریں۔ اتحاد کا مظاہرہ کریں اور امت اسلامیہ کے اتحاد کو سامنے لائیں۔ جو افراد تبلیغ کے فرائض انجام دیتے ہیں وہ تبلیغی عمل خوش اسلوبی کے ساتھ اور مدلل اور علمی بیان کے ذریعے انجام دیں تاکہ دلوں کو حق و حقیقت کی جانب متوجہ کیا جاسکے۔

اتحاد کے علمبردار

آخر میں ہم اتحاد کے علمبرداروں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے اتحاد بین المسلمین کا زمینہ ہموار کرنے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۱) آیت اللہ العظمی بروجردی اور شیخ محمود شلتوت

دو نمایاں اور ممتاز شخصیات جن میں ایک اپنے زمانے کے عظیم فقیہ، شیعوں کے عظیم الشان

مرجع تقلید اور مذہبی پیشوا حضرت آیت اللہ العظمی بروجردی تھے اور دوسری شخصیت اہل سنت کے با عظمت فقیہ اور مفتی اعظم، الازہر یونیورسٹی کے شجاع اور جدید افکار کے حامل علامہ شیخ محمود شلتوت کی ہے۔ آیت اللہ بروجردی مرحوم مصر کے دار التقریب ادارے کے بانیوں میں تھے۔ شیخ شلتوت بھی اسی طرح دار التقریب بین المذاہب ادارے کے بانیوں میں تھے۔ یہ تقریب (اسلامی مکاتب فکر کو ایک دوسرے کے قریب لانا) شیعہ اور سنی علما دونوں کا فریضہ ہے۔

برسوں قبل آیت اللہ بروجردی مرحوم رضوان اللہ تعالی علیہ اور مصر میں بعض اکابرین اور علمائے اہل سنت کے زمانے سے یہ خیال سامنے آیا کہ اختلافات کو حاشئے پر ڈال دیا جائے۔ سنی، سنی رہے اور شیعہ، شیعہ رہے۔ ہر کوئی اپنے عقیدے کا پابند رہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دوسرے کا مددگار بن جائے۔ اس زمانے میں شیعوں کے عظیم الشان مرجع تقلید کا عزم و حوصلہ اور مصر کے مفتی اعظم کی شجاعت و آزاد منشی وقت کے تقاضے کے مطابق بہت بڑا قدم تھا۔ آج کے دور میں بھی اکابرین، مفکرین، علمائے دین، دانشوروں، مفتیوں اور سیاستدانوں میں ہر ایک پر اس تعلق سے بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔

نصف صدی قبل ان دونوں عظیم ہستیوں نے اس نمایاں حقیقت کا ادراک کیا اور اس کی راہ میں مساعی انجام دیں۔ اگر اہل علم و ارباب سیاست اس مشن کو سنجیدگی سے آگے بڑھاتے تو شائد آج عالم اسلام کو مسلمانوں کے اختلافات کے دردناک عواقب نہ بھگتنے پڑتے۔ شائد فلسطین کی مصیبت اور عالم اسلام کے دیگر اندوہناک مسائل اس طرح درپیش نہ ہوتے۔

۲) سید جمال الدین اسد آبادی

سید جمال الدین اسد آبادی ہماری گزشتہ تاریخ کی ان اہم ترین شخصیتوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی۔ سید جمال الدین کا نظریہ یہ تھا کہ اگر عالم اسلام

سیاسی و روحانی حیات نو کا خواہاں ہے تو اسے اتحاد قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ سید جمال الدین اسد آبادی کے سفر، مذاکرات، بیانات سب کچھ اسی تناظر میں ہوتے تھے۔ سید جمال الدین اسد آبادی کو اہل سنت، سنی کہتے تھے اور شیعہ انہیں شیعہ مانتے تھے۔ یعنی دونوں فرقے انہیں پسند کرتے تھے۔ سید جمال الدین اسد آبادی ایرانی شیعہ اور سادات میں سے تھے۔ شافعی سنی عالم دین شیخ محمد عبدہ کی آواز سے انہوں نے اپنی آواز ملائی اور ان کا پیغام پوری دنیا میں گونج اٹھا۔ سید جمال الدین اسد آبادی وہ شخصیت تھے جس نے اسلام کے احیاء کا پرچم بلند کیا۔ معلوم ہوا کہ اسلام کے احیاء کا پرچم شیعہ یا سنی کی تفریق قبول نہیں کرتا۔

٣) امام خمینی رضوان اللہ علیہ

امام خمینی رحمت اللہ علیہ نے جن عظیم اہداف کی نشاندہی فرمائی وہ اس طرح ہیں؛ عالمی استکبار سے مقابلہ، نہ مشرقی نہ مغربی کا نعرہ (یہ نعرہ اس دور سے متعلق ہے جب دنیا مشرقی اور مغربی بلاکوں میں تقسیم تھی) قوم کی ہمہ جہتی خودمختاری یعنی مکمل خودکفائی پر بہت زیادہ تاکید، اسلامی شریعت وفقہ اور اصول دین کی پاسداری و پاسبانی پر بے حد تاکید، اتحاد و یکجہتی کا قیام، دنیا کی مظلوم اور مسلمان قوموں پر توجہ، اسلام اور مسلم اقوام کی توقیر، عالمی طاقتوں کے سامنے بےخوفی، اسلامی معاشرے میں انصاف و مساوات کی ترویج، معاشرے کے محروم اور مستضعف طبقوں کی دائمی اور بے دریغ امداد وحمایت۔ ہم سب نے دیکھا کہ امام (خمینی رحمت اللہ علیہ) نے ان اہداف کے لئے بڑی تاکید اور تندہی کے ساتھ سعی پیہم فرمائی۔ ہمیں چاہئے کہ آپ کے مسلسل جاری مشن اور اعمال صالح کو آگے بڑھائیں اور آپ کے راستے پر چلیں۔

❁❁❁❁❁